سوال

(202) مایوسی کی عمر میں دودھ پلانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس عورت کے دودھ کا کیا حکم ہے جو ناامیدی (بڑھاپے) کی عمر کو پہنچ جائے لیکن کسی (روتے) بچے کو دیکھ کر اس کی چھاتی میں دودھ اتر آئے اور وہ مدت رضاعت میں ایک بچے کو پانچ یا اس سے زائد مرتبہ دودھ پلا دے، تو اس دودھ کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا یہ دودھ حرمت کا باعث بنے گا اور کیا اس کا رضاعی باپ ہوگا، جبکہ دودھ پلانے والی عورت کا اس وقت کوئی خاوند نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یقینا رضاعت بھی نسب کی طرح حرام کرنے والی ہے، اس بنا پر مدت رضاعت (دوسال) کے دوران جس عورت نے بچے کو پانچ یا اس سے زائد مرتبہ دودھ پلایا وہ اس بچے کی رضاعی ماں بن جائے گی، اس لیے کہ یہ آیت عام ہے:

(وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ) (النساء 4 23)

''اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا (تم پر حرام ہیں۔)''

اگر مایوسی کی عمر تک پہنچنے کے بعد بھی کوئی عورت کسی بچے کو دودھ پلائے تو بھی رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ پھر اگر دودھ پلانے والی عورت خاوند والی ہے تو شیر خوار بچہ اس کا رضاعی بیٹا اور جس آدمی کی طرف عورت کا دودھ منسوب ہے وہ اس بچے کا باپ ہوگا۔ اگر وہ عورت بے خاوند ہے یعنی ابھی اس کی شادی ہی نہیں ہوئی، لیکن اس کی چھاتی میں دودھ اتر آئے (اور وہ دودھ پلا دے) تو وہ اس بچے کی ماں بن جائے گی جسے اس نے دودھ پلایا ہوگا۔ لیکن اس کا رضاعی باپ نہیں ہوگا۔ یہ بات تعجب والی نہیں ہے کہ بچے کی رضاعی ماں تو ہو مگر اس کا رضاعی باپ نہ ہو، بعینہ یہ بھی تعجب والی بات نہیں ہے کہ اس کا رضاعی باپ تو ہو مگر رضاعی ماں نہ ہو۔

پہلی صورت کچھ یوں ہے کہ ایک عورت نے کسی بچے کو دو دفعہ دودھ پلایا یہ دودھ اس کے (پہلے) خاوند کے سبب تھا، پھر وہ خاوند اس سے الگ ہو گیا اور عورت نے عدت گزرنے کے بعد دوسرے خاوند سے شادی کر لی، اس سے جماع ہوا اور وہ حاملہ ہو گئی اس نے ایک بچے کو جنم دیا تب اس نے اس پہلے رضاعی بچے کو باقی ماندہ تین رضعات دودھ پلایا تو اس طرح وہ اس کی رضاعی ماں بن جائے گی۔ کیونکہ اس نے اس عورت سے پانچ مرتبہ دودھ پی لیا ہے، مگر اس بچے کا کوئی رضاعی باپ نہیں ہوگا کیونکہ اس عورت نے بچے کو ایک خاوند سے پانچ یا ان سے زائد مرتبہ دودھ نہیں پلایا۔

جہاں تک دوسری صورت کا تعلق ہے کہ ایک بچے کا رضاعی باپ ہو تو ہو مگر رضاعی ماں نہ ہو تو وہ یوں ہے کہ مثلا ایک شخص کی دو بیویاں ہیں۔ ان میں سے ایک نے بچے کو دو مرتبہ دودھ پلایا اور دوسری نے مزید تین دفعہ دودھ پلا کر پانچ رضعات مکمل کئے، تو اس صورت میں یہ بچہ ان کے خاوند کا رضاعی بیٹا تو ہو گا کیونکہ اسے ایک باپ کا پانچ مرتبہ دودھ پلایا گیا ہے جبکہ اس کی رضاعی ماں نہیں ہو گی کیونکہ اس نے پہلی عورت سے دو مرتبہ اور دوسری عورت سے تین مرتبہ دودھ پیا۔۔۔ شیخ محمد بن صالح العثیمین۔۔۔

(نوٹ) یاد رہے حدیث نبوی کی رو سے رضاعت ثابت کرنے کے لیے بچے کا کم از کم پانچ رضعات دودھ پینا ضروری ہے، اس سے کم دودھ پینے کی صورت میں رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔ (مترجم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

رضاعت، صفحہ: 219

محدث فتویٰ